شاہد حسین رزاقی

پنجاب کے دیہات میں شادی بیاہ کی رسمیں

سابق پنجاب کے دیہاتوں میں سب سے زیادہ رسمیں شادی کے موقعے پر ہوتی ہیں۔ اپنی تمام اولاد کی شادی کرنا ماں باپ کا فرض سمجھا جاتا ہے اور وہی شخص زندگی میں کامیاب، خوش نصیب اور نجات یافتہ تصور کیا جاتا ہے جو اپنی زندگی میں سب بیٹے، بیٹیوں کی شادی سے فارغ ہو جاتا ہے۔ ذات پات اور برادری میں شادی کرنے کی پابندی دیہاتوں میں شہروں سے بھی زیادہ ہے۔ بیٹی پرایا دھن خیال کی جاتی ہے اور اس کے پیدا ہوتے ہی شادی کی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے۔ لیکن لڑکی والوں کی طرف سے رشتے کی تحریک کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے اور پیام ہمیشہ لڑکے والوں کی طرف سے آتا ہے۔

لڑکے کی ماں جب کسی لڑکی کو پسند کرتی ہے تو ایک معتبر عورت کو لڑکی کے گاؤں بھیجتی ہے جو مختلف حیلے بہانے کر کے لڑکی کے گھر جاتی اور اس کو دیکھتی ہے۔ پھر ہمسایوں اور محلے والوں سے لڑکی کے حالات دریافت کرتی ہے۔ شرم و حیا، خوش اخلاقی، اور سلیقے سے گھر بار چلانے کی صلاحیت کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ عورت واپس آکے لڑکے کی ماں کو لڑکی کے متعلق ایک ایک بات بتلاتی ہے۔ پھر قریبی رشتہ داروں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا جاتا ہے اور لڑکے کا باپ لڑکی کے باپ سے کسی بہانے ملنے جاتا ہے اور باتوں باتوں میں اپنا مدعا بیان کر دیتا ہے۔ لڑکی کا باپ کوئی واضح جواب نہیں دیتا۔ اور اپنی بیوی اور چند رشتہ داروں سے مشورہ کرتا ہے۔ اس دوران میں لڑکے کا باپ کئی مرتبہ آتا ہے۔ بات چیت ہوتی ہے اور جب رشتہ کرنے کی بات پکی ہو جاتی ہے تو منگنی کی باقاعدہ رسم

کرنے کا تصفیہ ہو جاتا ہے۔

منگنی

لڑکے کی ماں کچھ عورتوں کو جن سے قریبی رشتہ یا دوستی ہوتی ہے لڑکے کی نسبت ہو جانے کی اطلاع دیتی ہے۔ وہ مبارک باد دینے آتی ہیں اور منگنی کے لیے مقرر کی ہوئی تاریخ کو سگن لے جانے کی تیاری ہونے لگتی ہے۔ دولھا کی ماں چند رشتہ دار عورتوں کے ساتھ سگن کے لیے ناریل، چھوارے، بادام اور کشمش اور عمدہ کپڑے کا جوڑا اور انگوٹھی لے کر دلھن کے گھر جاتی ہے۔ لڑکی کو یہ جوڑا پہنا دیا جاتا ہے اور لڑکے کی ماں اس کے پلو میں آدھے ناریل، چھوارے، بادام اور کشمش ڈال کر انگوٹھی پہنا دیتی ہے۔ باقی ماندہ میوہ سب عورتوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ دودھ اور مٹھائی سے مہمانوں کی تواضع کی جاتی ہے۔ اور لڑکی کی ماں لڑکے کی ماں اور اس کے ساتھ آنے والی قریبی رشتہ داروں کو جوڑے یا دوپٹہ اور قمیص دیتی ہے۔

منگنی چند مہینے یا ایک سال یا اس سے زیادہ مدت تک رہتی ہے۔ اس دوران میں دونوں طرف شادی کی تیاریاں کی جاتی ہیں۔ لڑکے والوں کو کم اور لڑکی والوں کو زیادہ اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ جب لڑکی والے انتظام کر لیتے ہیں تو پھر لڑکے اور لڑکی کے والدین مشورہ کر کے بارات کی تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ دور رہنے والے یا دور کے رشتہ داروں کو شادی میں شرکت کے لیے دعوت نامے ڈاک سے روانہ کیے جاتے ہیں اور اہم رشتہ داروں کو اطلاع دینے کے لیے نائی بھیجا جاتا ہے جو زبانی پیام پہنچاتا اور بتاشے تقسیم کرتا ہے۔

گالا

جب بارات کی تاریخ مقرر ہو جاتی ہے تو دولھا اور دلھن دونوں کے گھروں میں گالا کی رسم ہوتی ہے اور اس رسم سے دونوں کے گاؤں میں شادی کی تقریب کا آغاز ہو جاتا ہے۔ گالا بارات سے تین چار ہفتے پہلے کرتے ہیں۔ اس موقعے پر گاؤں کی تمام عورتیں اور دوسرے

گاؤں سے "گھر کی بیٹیاں" یعنی دولھا یا دلھن کی شادی شدہ بہنیں اور پھوپھیاں مدعو کی جاتی ہیں۔ اور دولھا اور دلھن کے گھر والے اپنے اپنے گاؤں میں گڑ تقسیم کرتے ہیں۔

گالا میں جو عورتیں مدعو کی جاتی ہیں وہ اپنے ساتھ گیہوں لاتی ہیں جس کو ویل کہتے ہیں۔

یہ ویل نائی اور دوسرے کامیوں یعنی کام کرنے والوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

گالا کے بعد شادی کے انتظامات تیزی سے شروع ہو جاتے ہیں۔ کامیوں کو جو کام کرنے ہوتے ہیں وہ ان کے ذمے کر دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنا کام شروع کرنے سے پہلے شادی والے گھر کی بی بی سے کہتے ہیں کہ وہ کام شروع کرنے پر بالکل تیار ہیں۔ گھر کی بی بی ان کو گڑ دیتی ہے اور یہ خوش دلی کے ساتھ شادی کا کام شروع کر دینے کی علامت ہوتی ہے۔ چنانچہ گڑ لینے کے بعد بڑھئی لکڑی جمع کرنے، درزی کپڑے قطع کرنے، کامی عورتیں گیہوں صاف کرنے، کمھار آٹا پیسانے اور نائی کھانا پکانے کے برتن لانے کا کام جمعہ، دوشنبہ یا کسی اور مبارک دن سے شروع کر دیتے ہیں۔ یہ کامی شادی سے گالا تک ایک مہینہ کام کرتے ہیں اور ان کو کھانا دیا جاتا ہے۔ بارات سے ایک دن پہلے مٹھائی بنانے کے لیے حلوائی بلائے جاتے ہیں جو اچھے گھی کی مٹھائی اور لڈو تیار کرتے ہیں۔ اگر شادی معمولی ہوتی ہے تو نائی اور گھر کی عورتیں مل کر مٹھائی تیار کر لیتی ہیں۔

وڑ اور سنبھال

بارات کی تاریخ سے ایک ہفتہ پہلے دولھا اور دلھن کے گھروں میں وڑ اور سنبھال کی رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔ وڑ میں گوشت اور آٹا یا غلہ گاؤں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور سنبھال میں میٹھے چاول پکا کے تھالی میں ڈالتے اور گاؤں میں تقیسم کرتے ہیں۔

ویل

جب کہیں شادی ہوتی ہے تو اطراف و اکناف کے میراثی شادی میں گانے بجانے کی اجازت طلب کرتے ہیں اور بارات روانہ ہونے سے ایک دن پہلے دولھا کے گھر آجاتے ہیں۔ مہمانوں کو

خوش کرنے کے لیے گاتے بجاتے اور نقلیں کرتے ہیں۔ مہمان یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ اپنے میزبان کی عزت کرتے ہیں میراثیوں کو انعام دیتے ہیں جو ویل کہا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص ویل دیتا ہے تو میراثی گانا روک کے ویل دینے والے کا نام لیتے اور اس کے گاؤں اور انعام کی رقم کا اعلان کرتے ہیں۔ اور شادی کے گھر والوں کی عزت اور بڑائی کی تعریف کرتے ہیں جن کے اعزاز میں انعام دئیے کر مہمان اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے بعد پھر گانا شروع ہو جاتا ہے۔ دلھن کے گھر میں بھی بارات آنے سے ایک دن پہلے اطراف کے گاؤں سے میراثی آجاتے ہیں اور وہ بھی گاتے بجاتے اور ویل پاتے ہیں۔ ویل کا شمار ورتن بھاجی میں ہوتا ہے۔ یعنے میزبان کو مناسب موقع پر اس کا بدلہ اتارنا پڑتا ہے۔

مائیاں

شادی کی تاریخ سے دو ایک روز قبل دلھن اور دولھا دونوں کو ان کے گھروں میں مائیاں بٹھایا جاتا ہے۔ اس رسم میں گرہ دار رنگین دھاگہ دلھن اور دولھا دونوں کی کلائیوں پر باندھ دیا جاتا ہے۔ اور چوکی پر بٹھا کر ہاتھوں میں مہندی لگائی جاتی ہے۔ پھر ایک کٹوری میں تیل ڈالتے ہیں اور اس میں انگلی ڈبو ڈبو کر ان کے سروں میں تیل لگاتے ہیں۔ مائیاں کی رسم میں ابالے ہوئے گیہوں بھی تقسیم کیے جاتے ہیں۔ جو عورتیں مائیاں کی رسم میں شریک ہونے کے لیے آتی ہیں وہ گیہوں لاتی ہیں اور یہ گیہوں کامیوں میں تقسیم کر دیے جاتے ہیں۔ اس روز دولھا کی ماں کامیوں کو جوڑے بھی دیتی ہے۔ مائیاں کے دن دلھن کے لیے ...... جوڑے، زیور اور دوسرے تحائف آتے ہیں، جو نانک والی کہے جاتے ہیں۔

چھول

مائیاں کے موقعے پر ایک اور رسم ہوتی ہے جس کو چھول کہتے ہیں۔ جب دولھا اور دلھن کو ان کے گھروں میں مائیاں بٹھاتے اور مہندی لگاتے ہیں تو نائن ایک برتن میں تیل ڈال کر گھر کی عورتوں اور مہمانوں کے سامنے لے جاتی ہے جو اس میں کچھ سکے ڈالتی ہیں۔ دلھن کے گھر میں

سب سے پہلے دلھن کی ماں اور دولھا کے گھر میں دو لھا کی ماں سکّے ڈالتی ہیں۔ اس کے بعد رشتہ دار اور برادری کی عورتیں بھی اس برتن میں سکّے ڈالتی ہیں۔ گھر کی بی بی اور نائن اس کا خیال رکھتی ہیں کہ کس نے دیا ہے اور سکّے ڈالنے والی عورتیں بھی یہ بتلا دیتی ہیں کہ وہ کیا ڈال رہی ہیں۔ کیونکہ وہ مائیاں کے موقعے پر جو انعام دیتی ہیں وہ آئندہ مناسب موقع پر ان کو واپس مل جاتا ہے۔ مائیاں کے بعد بارات کے جانے کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔

برادری

شادی کے موقعے پر برادری والے دولھا کے گھر والوں سے اپنے تعلقات کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔ اور اس کے جواب میں دولھا کے گھر والے بھی برادری کے حسنِ سلوک کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ بارات کی روانگی سے دو دن پہلے ہمسایہ گاؤں کے لوگ چاول، گھی، شکر اور سویاں بھیجتے ہیں اور بارات کے دن برادری کی طرف سے پکا ہوا کھانا آتا ہے اور دولھا کے گھر میں رات کو اسی کھانے سے دعوت کی جاتی ہے۔ گھر کے لوگوں اور کامیوں کے لیے جس قدر کھانے کی ضرورت ہوتی ہے برادری والے اس کی دوگنی مقدار میں کھانا بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد دلھن جب دولھا کے گھر دوسری مرتبہ آتی ہے تو برادری کی طرف سے دعوت ہوتی ہے۔ اسی طرح دلھن کے گاؤں میں بھی اس کی برادری والے دعوت کر کے دلھن کے گھر والوں سے اپنے اچھے مراسم کا اظہار کرتے ہیں۔

میل

بارات کی روانگی سے قبل جب سب مہمان جمع ہو جاتے ہیں تو میل کی رسم ہوتی ہے۔ اور دولھا کے گھر والے پلاؤ، قورمہ، اور زردہ پکا کر اپنے گاؤں اور ہمسایہ گاؤں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس تقریب میں سب سے پہلے میلی یعنی شادی کے مہمان کھانا کھاتے ہیں۔ اس کے بعد خاص عزیز و اقارب اور دوستوں کے لیے کشتیوں میں کھانا بھیجا جاتا ہے۔ پھر اپنے گاؤں میں اور برادری میں کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔ آخر میں کامی کھانا کھاتے ہیں۔ اور جو کھانا بچ جاتا ہے

وہ فقیروں کو دے دیا جاتا ہے۔ دلھن کے گھر میں مہمان بارات سے کم از کم دو روز پہلے جمع ہو جاتے ہیں اور وہاں بھی میل کی رسم میں مہمانوں کی دعوت کی جاتی ہے۔ کھانے کی دعوت کرنے کے علاوہ دولھا کے گھر والے بارات روانہ ہونے سے ایک دن پہلے اپنے گاؤں میں لڈو بھی تقسیم کرتے ہیں۔

میل کی رسم میں شرکت کے لیے جو مہمان آتے ہیں ان میں دولھا کی شادی شدہ بہنوں اور پھوپھیوں کی خاص اہمیت ہوتی ہے اور یہ گھر کی بیٹی کہی جاتی ہیں۔ دولھا کی بہنیں اس کے لیے ایک سلا ہوا جوڑا لاتی ہیں اور دولھا یہ جوڑا پہن کر بارات کے ساتھ سسرال جاتا ہے۔

کھارا اور کھارا لہائی

بارات کی روانگی کے روز دولھا کے یہاں باراتی جمع ہونے لگتے ہیں۔ ڈھول اور شہنائی بجتی ہے اور کھارا کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ دولھا کی بہنیں اور گاؤں کی دوسری عورتیں مٹی کا ایک رنگین گھڑا لے کر خوشی کے گیت گاتی ہوئی گاؤں کے بڑے کنوئیں پر جاتی ہیں، اور گھڑے میں پانی بھر کے لاتی ہیں۔ دولھا لنگی باندھ کر نہانے کی چوکی پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ عورتیں اس کے گرد حلقہ بنا لیتی ہیں اور نائن اور کمہارن مٹی کے گھڑے میں بھرا ہوا پانی ڈالتی ہیں۔ غسل ختم ہونے سے پہلے دولھا کے ننیال کی طرف سے اس کا ماموں یا ماموں زاد بھائی تحفہ دیتا ہے جو کھارا لہائی کہا جاتا ہے۔ یہ تحفہ روپے، بھینس یا گھوڑا ہوتا ہے۔ ماموں کے علاوہ چچا اور پھوپھا بھی روپے کی شکل میں کھارا لہائی دیتے ہیں۔ کھارا کی رسم دلھن کے گھر میں بھی رخصتی کے دن ہوتی ہے۔ اور اس کو بھی کھارا لہائی دیتے ہیں۔

کھارا کی رسم کے بعد دولھا وہ جوڑا پہنتا ہے جو اس کی شادی شدہ بہنیں لاتی ہیں۔ اور پگڑی کے اوپر سہرا باندھا جاتا ہے۔ مہمان عورتیں دولھا کے گرد بیٹھ جاتی ہیں اور وہ سب کو سلام کرتا ہے۔ پھر عورتیں دولھا کو سلامی دیتی ہیں۔ سب سے پہلے دولھا کی ماں، چچی، پھوپھی، خالہ، ممانی، شادی شدہ بہنیں اور دوسری قریبی رشتہ دار سلامی دیتی ہیں اور ان کے بعد مہمان

عورتیں۔ دولھا کی ماں یا کوئی اور ذمہ دار عورت یہ لکھتی یا یاد رکھتی ہے کہ کس نے کتنی سلامی دی ہے۔ کیونکہ ماں اور بہنوں کے علاوہ جتنی عورتیں سلامی دیتی ہیں وہ ان کو مناسب موقع پر واپس دی جاتی ہے۔

نیوندرا

جب عورتیں دولھا کو سلامی دیتی ہیں تو باہر مردوں سے نیوندرا یا نیوتا جمع کیا جاتا ہے۔ یہ نیوتا شادی میں شرکت کرنے والے مرد دولھا کے باپ کو دیتے ہیں۔ عموماً پانچ روپے سے لے کر ایک سو ایک روپے تک نیوتا دیا جاتا ہے۔ اور ایک روپے سے دس روپے تک گھر کے کامی بھی نیوتا دیتے ہیں۔ دولھا کا باپ ورنہ چچا یا بھائی یا برادری کا کوئی اور معزز فرد پلنگ پر بیٹھ کر اپنے سامنے ایک تھالی میں ٹھکر رکھ لیتا اور نیوتا وصول کرتا ہے۔ اس کے قریب ہی ایک اور شخص جو لکھنا جانتا ہو بیٹھ جاتا ہے اور خاندانی رجسٹر میں جس کو وہی کہتے ہیں، نیوتا دینے والے کا نام، پیشہ، سکونت اور رقم سب تفصیل سے لکھتا ہے۔ لوگوں کو جب شادی کا دعوت نامہ ملتا ہے تو وہ پہلے ہی دریافت کر لیتے ہیں کہ نیوندرا وصول کیا جائے گا یا نہیں۔ تاکہ وہ اس کے لیے روپے لے کر آئیں۔ جو لوگ اپنی عزت بڑھانا چاہتے ہیں وہ نیوندرا میں سے تھوڑی سی رقم رکھ لیتے اور باقی واپس کر دیتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص اگر ایک سو ایک روپے دیتا ہے تو وہ صرف پانچ روپے لے کر باقی واپس کر دیتے ہیں اور یہ پانچ روپے یہ ظاہر کرنے کے لیے رکھ لیے جاتے ہیں کہ نیوندرا دینے اور وصول کرنے والوں میں باہمی سلوک کا رشتہ قائم رہے۔

سر وارنا

سلامی اور نیوندرا کی رسموں کے بعد بارات روانگی کی تیاری کرتی ہے اور جب دولھا اٹھنے لگتا ہے تو تمام عورتیں اس کو گھیر لیتی ہیں اور ایک کے بعد ایک اس کے سر پر سے پیچھا ور کرتی ہیں۔ اس کو وارنا یا سر وارنا کہتے ہیں۔ عورتیں یہ رقم بھی دولھا کی ایک رشتہ دار کو دیتی جاتی ہیں جو یہ یاد رکھتی ہے کہ کس نے کیا پچھاور کیا ہے۔ سب سے پہلے دولھا کی دادی یا ماں روپے

پچھاور کرتی ہے اور ان کے بعد دوسری عورتیں۔ عموماً روپیہ دو روپے پچھاور کیے جاتے ہیں اور یہ رقم جمع کر کے گھر کے کامیوں کو دے دی جاتی ہے۔ دولھا کے گھر والے مناسب موقع پر پچھاور کی ہوئی یہ رقم بھی واپس کرتے ہیں۔

واگ پھڑوائی

جب بارات روانہ ہونے لگتی ہے دولھا گھوڑے پر سوار ہو جاتا ہے اور نائی وہ صندوق اٹھا لیتا ہے جس میں وراسوئی یعنی وہ کپڑے اور زیور ہوتے ہیں جو دلھن کے لیے دولھا کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں تو دولھا کی سب بہنیں گھوڑے کی لگام پکڑ لیتی ہیں۔ گیتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور جب تک دولھا بہنوں کو نیگ نہیں دیتا یہ لگام نہیں چھوڑتیں۔ اس رسم کو باگ پھڑائی کہتے ہیں۔

بدھ

بارات کے ساتھ دولھا کے ماں باپ کی طرف سے دلھن کے لیے زیور اور کپڑے اور مٹھائی، خشک میوہ، حنا اور ناریل بھیجے جاتے ہیں جن کو وراسوئی اور بدھ کہتے ہیں۔ نائی یہ سب چیزیں لے کر دولھا کے ساتھ چلتے ہیں اور شہنائیوں کی گونج میں بارات روانہ ہو جاتی ہے۔ گاؤں کی عورتیں اپنے گھروں کے سامنے کٹورے میں دودھ لے کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ جب دولھا گھر کے سامنے سے گزرتا ہے تو راستہ روک کر کٹورہ پیش کرتی ہیں اور وہ ایک گھونٹ پی کر کٹورے میں کوئی سکہ ڈال دیتا ہے۔

مہمانوں کی واپسی

بارات روانہ ہونے کے بعد شادی کے مہمان رخصت ہونے کی تیاری کرتے ہیں۔ اور ان کو وہ خاص تحفے دکھلائے جاتے ہیں جو دولھا کی بہنوں اور پھوپھیوں کو دیے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو عموماً ایک بھینس یا سونے کا زیور اور ایک سو تا تین سو روپے تک دیتے ہیں۔ اگر دولھا کی چچا زاد بہن اس کے لیے جوڑا لاتی ہے تو اس کو بھی خاص تحفہ دیا جاتا

ہے۔ مہمانوں کو بھی مٹھائی اور کپڑے میز بان سے ان کے مراسم کے مطابق دیے جاتے ہیں
بارات کی روانگی کے بعد سب مہمان چلے جاتے ہیں لیکن دولھا کی بہنیں، پھوپھیاں، نانی ممانی
خالہ وغیرہ ٹھہر جاتی ہیں۔ اور یہ سب دلھن کا استقبال کرنے کی تیاری میں مصروف ہو جاتی ہیں۔

نانک والی

دلھن کے گھر میں نکاح سے کم از کم دو دن پہلے مہمان جمع ہو جاتے ہیں۔ اور عام مہمانوں سے چند روز پہلے دلھن کی شادی شدہ بہنیں، بہنوئی، پھوپھیاں، پھوپھا، نانی، نانا، ماموں، ممانی، خالہ، خالو وغیرہ آجاتے ہیں۔ یہ سب جوڑے اور مٹھائی لے کر آتے ہیں۔ ان میں سے ہر خاندان عموماً ایک سو ایک لڈو اور ایک جوڑا لاتا ہے۔ دلھن کے ننیال والے جو تحائف اور جوڑے لاتے ہیں وہ نانک والی کہلاتے ہیں۔ یہ تحفے نانی اور اگر نانی نہ ہو ممانی لاتی ہے۔ نانک والی میں تین تا پانچ جوڑے، سونے کے زیور، تانبے کے برتن اور بستر ہوتے ہیں۔ اور شادی شدہ خالاؤں کی طرف سے بھی ایک ایک جوڑا ہوتا ہے۔ دلھن کے ننیال سے جو جوڑے اور تحفے آتے ہیں وہ اس کا حق سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کی ماں اس گھر کی بیٹی ہوتی ہے۔ اور بیٹی کا حق دینا ماں باپ کے لیے ضروری ہے۔

نکاح

بارات دلھن کے گھر کے قریب پہنچتی ہے تو گولے اور پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں۔ گاؤں کی عورتیں اور بچے دولھا کو دیکھنے کے لیے گھروں سے باہر نکل آتے ہیں۔ دلھن کے گھر پر خاندان اور گاؤں کے بڑے بوڑھے بارات کا استقبال کرتے ہیں۔ دودھ یا میٹھی لسی سے باراتیوں کی تواضع کی جاتی ہے۔ پھر نکاح ہوتا ہے۔ بارات عموماً سرِ شام پہنچتی ہے اور نکاح کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

جب دولھا کو اندر بلایا جاتا ہے تو دلھن کی بہنیں اور سہیلیاں اس کو گھیر لیتی اور مذاق کرتی ہیں۔ کانسی کے ایک پیالے میں "چوری" بھر کر اسے ایک صحنک میں الٹ دیا جاتا ہے

اور ایک سالی کٹورے کو اوپر سے دبالیتی ہے۔ پھر دولھا سے کہا جاتا ہے کہ وہ سالی کا ہاتھ کھینچے بغیر پیالہ سیدھا کرے۔ چکنا پیالہ سیدھا نہیں ہو سکتا اور دولھا روپے دے کر اپنی جان چھڑاتا ہے۔ اس روز دولھا دلھن سے نہیں ملتا۔

سلامی

دوسرے روز صبح دولھا وہ جوڑا پہنتا ہے جو اس کو سسرال سے ملتا ہے اور اس کو زنانے مکان میں بلایا جاتا ہے۔ آنگن میں جہیز کو سجا دیتے ہیں اور دولھا کو وہاں بٹھا دیا جاتا ہے۔ عورتیں پہلے ہی جہیز دیکھ چکتی ہیں۔ جب دولھا آتا ہے تو وہ اس کو گھیرے میں لے لیتی اور سلامی دیتی ہیں۔ سب سے پہلے ساس سلامی دیتی ہے اس کے بعد دوسری عورتیں۔ سلامی کے روپے [illegible]د سے دیے جاتے ہیں۔ لیکن ایک ذمہ دار عورت یہ لکھ لیتی ہے کہ کس نے کیا دیا تاکہ اس [illegible] بدلہ کیا جاسکے۔ سلامی کے بعد باراتیوں کو جہیز دکھلایا جاتا ہے اور اس کے بعد سب چیزیں سمیٹ کر پیک کر دی جاتی ہیں تاکہ دلھن کے ساتھ سسرال بھیج دی جائیں۔

دھیاں اور راٹھا چاری

جب بارات دلھن کے گھر میں ٹھہری ہوتی ہے تو دو رسمیں ایسی ہوتی ہیں جن کا مقصد دلھن کے گھرانے اور گاؤں والوں کے مراسم کو استوار کرنا ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک رسم دھیان کی تقسیم ہے اور دوسری راٹھا چاری۔ دھیان کی رسم میں یہ ہوتا ہے کہ تانبے کی پلیٹ میں مٹھائی اور روپے رکھ کر دولھا کے گاؤں کی ان لڑکیوں اور ان کی بیٹیوں کو دیتے ہیں جو دلھن کے گاؤں میں بیاہی ہوتی ہیں۔ یہ عورتیں دولھا کو سلامی بھی دیتی ہیں۔

راٹھا چاری کی رسم میں دولھا والے دلھن کے گاؤں کی ایسی لڑکیوں اور ان کی بیٹیوں کو مٹھائی اور روپے دیتے ہیں جو دولھا کے گاؤں میں بیاہی ہوتی ہیں۔

ان عورتوں کو تحفے دینے کے علاوہ دولھا والے دلھن کے گاؤں میں غریبوں کو روپے تقسیم کرتے ہیں اور ایسے تمام میراثیوں کو بھی روپے دیتے ہیں جن کے گاؤں کی لڑکیاں دولھا

کے گاؤں میں بیاہی ہوتی ہیں۔

رخصتی

نکاح کے دوسرے دن دلھن سسرال جاتی ہے۔ صبح کے وقت دلھن کو چوکی پر بٹھا کے نہلاتے اور کھارا اور کھارا لہائی کی رسم ادا کرتے ہیں۔ اور غسل کے بعد اس کو سسرال سے آئے ہوئے کپڑے اور زیور پہنائے جاتے ہیں۔ دلھن کی بہنیں اور سہیلیاں اس کا بناؤ سنگار کرتی ہیں۔ کہار ڈولی لے آتے ہیں۔ رخصتی کے وقت دلھن اپنی ماں، بہنوں، سہیلیوں اور دوسری رشتہ داروں سے مل کر روتی ہے۔ باپ اور بھائیوں سے رخصت ہوتی ہے۔ جب دلھن ڈولی میں بیٹھ جاتی ہے تو اس کو سلامی دی جاتی ہے۔ پہلے ماں، دادی، پھوپھی اور نانی وغیرہ سلامی دیتی ہیں۔ پھر دوسری عورتیں۔ دلھن کی ایک شادی شدہ بہن ڈولی کے پاس کھڑی ہو کر یہ حساب رکھتی ہے کہ کس نے کیا دیا ہے۔ سلامی کے یہ روپے دلھن کو دے دیے جاتے ہیں جن سے وہ عموماً زیور بنا لیتی ہے۔

سلامی کی رسم کے بعد دلھن کے بھائی ڈولی اٹھاتے اور گاؤں سے باہر تک لے جا کے کہاروں کو دیتے ہیں۔ دولھا گھوڑے پر سوار ہو کر ڈولی کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور دولھا کا باپ ڈولی پر سے سکے نچھاور کرتا ہے۔ دلھن جب رخصت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ لڈو بھیجے جاتے ہیں جو دولھا کے گاؤں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ گاؤں والے اس کو بڑی اہمیت دیتے اور یہ یاد رکھتے ہیں کہ دلھن اپنے ساتھ کیسے لڈو لائی تھی۔

دلھن کی رخصتی کے بعد شادی کے مہمان بھی رخصت ہونے لگتے ہیں۔ ان کو لڈو، مٹھائی اور کپڑے دیے جاتے ہیں۔ بارات کے ساتھ جو خشک میوہ آتا ہے وہ بھی مہمانوں کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ مہمان یہ سب چیزیں اپنے گاؤں لے جاتے ہیں اور اس میں سے تھوڑی تھوڑی مٹھائی اور میوہ اپنے عزیزوں، دوستوں اور کامیوں کو دیتے ہیں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ شادی میں شریک ہوئے تھے اور وہاں ان کی بہت آؤ بھگت کی گئی تھی۔

رونمائی

دلھن جب دولھا کے گھر پہنچتی ہے تو گھر والے اور گاؤں کی عورتیں اس کا استقبال کرتی ہیں۔ دلھن کو ڈولی سے اتار کر آراستہ کمرے میں بٹھاتے ہیں۔ پھر اس کو سلامی دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ساس سلامی دیتی ہے۔ پھر دولھا کے ننھیال والے اور اس کی بہنیں اور پھوپھیاں سلامی دیتی ہیں۔ اور ان کے بعد دوسری عورتیں۔ اس روز دولھا کے گھر میں کھچڑی پکائی جاتی ہے جو گاؤں میں تقسیم ہوتی ہے۔ اس رسم کے بعد دولھا کی پھوپھیاں اور اس کے ننھیالی عزیز رخصت ہو جاتے ہیں لیکن اس کی بہنیں ٹھہر جاتی ہیں، اور وہ دلھن کے دوسرے پھیرے کے بعد جاتی ہیں۔ یہ لوگ جب جانے لگتے ہیں تو ان کو مٹھائی اور جوڑے دیے جاتے ہیں۔ اور پھوپھی اور چند دوسرے رشتہ داروں کو خاص تحفے بھی ملتے ہیں جو گھر کی بیٹی ہونے یا دولھا کے گھرانے سے خاص مراسم رکھنے کی بنا پر دیے جاتے ہیں۔

مُکلاوا

دلھن سسرال میں ایک دن رہتی ہے۔ دوسرے دن اس کے میکے سے کوئی شخص دولھا اور دلھن کو لینے آتا ہے۔ اور دلھن مع دولھا کے سسرال سے اپنے میکے جاتی ہے۔ دولھا کا یہ دوسرا پھیرا ہوتا ہے اور اس کو مکلاوا کہتے ہیں۔ اس کے بعد دلھن دولھا کے ساتھ دوبارہ سسرال جاتی ہے اور یہ دلھن کا دوسرا پھیرا یا مکلاوا ہوتا ہے۔ مکلاوا شادی کی ایک اہم رسم ہوتی ہے اور دولھا اور دلھن دونوں کے یہاں منائی جاتی ہے۔ دلھن جب سسرال سے جانے لگتی ہے تو دولھا کے ماں باپ اس کے ساتھ مٹھائی نہیں بھیجتے بلکہ دو تین دن کے بعد خود مٹھائی لے کر آتے ہیں۔ اور دولھا دلھن کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ یہ مٹھائی گاؤں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ برادری کی طرف سے دلھن کے گاؤں میں دولھا کی دعوت ہوتی ہے۔ دولھا اور دلھن دونوں کے والدین اس

موقع پر کرام اور کرٹ منی یعنی سمدھی اور سمدھن کی حیثیت سے ملتے ہیں۔ دلھن کے گھر والے ان کی خوب خاطر تواضع کرتے ہیں۔ اور جب یہ جانے لگتے ہیں تو ان کو جوڑے، زیور، بھینس اور دوسرے تحفے دیے جاتے ہیں۔

دولھا سسرال میں تین چار دن دلھن کے ساتھ رہتا ہے۔ پھر دلھن کو لے کر اپنے گھر جاتا ہے۔ دولھا کے ماں باپ بھی اس کے ساتھ ہی واپس ہوتے ہیں۔ یہ دلھن کا دوسرا پھیرا یا مکلاوا ہوتا ہے۔ دلھن اپنے ساتھ لڈو اور سسرالی رشتہ داروں کے لیے جوڑے لے جاتی ہے۔ یہ لڈو گاؤں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور دولھا کے گاؤں میں برادری کی طرف سے دلھن کی دعوت ہوتی ہے۔ اس کے بعد دولھا کی بہنیں، اور پھوپھیاں بھی اپنے گھروں کو چلی جاتی ہیں۔

دوسرے پھیرے میں دلھن چند روز سسرال میں رہتی ہے۔ پھر اس کے گھر سے کوئی شخص اس کو لینے کے لیے آتا ہے جو مٹھائی بھی ساتھ لاتا ہے۔ یہ مٹھائی بھی گاؤں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ دلھن اپنے میکے چلی جاتی ہے۔ اور اس مرتبہ دلھن کی ساس اس کے ساتھ مٹھائی کرتی ہے جو دلھن کے گاؤں میں تقسیم ہوتی ہے۔

ترِیا وندا

دلھن اپنے میکے میں چند ہفتے رہتی ہے۔ پھر دولھا اس کو لینے آتا ہے۔ یہ دولھا کا تیسرا پھیرا ہوتا ہے جس کو ترِیا وندا کہتے ہیں۔ دولھا کے ساتھ اس مرتبہ جو مٹھائی آتی ہے وہ بھی گاؤں میں تقسیم کر دی جاتی ہے اور یہ شادی کے سلسلے میں دلھن کے گاؤں میں مٹھائی کی آخری تقسیم ہوتی ہے۔

دولھا چند روز سسرال میں رہتا ہے۔ پھر دلھن کو ساتھ لے کر اپنے گھر واپس ہو جاتا ہے۔ یہ دلھن کا تیسرا پھیرا یا ترِیا وندا ہوتا ہے۔ دولھا اور دلھن دونوں کے تیسرے پھیرے کو ترِیا وندا کہتے ہیں۔ اس مرتبہ دلھن اپنے ساتھ لڈو لے جاتی ہے جو گاؤں

میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ یہ شادی کے سلسلے میں دولھا کے گاؤں میں مٹھائی کی آخری تقسیم ہوتی ہے۔ ثریا وندا شادی کی آخری رسم ہوتی ہے۔ اس موقع پر دلھن کی ساس کھچڑی پکوانی ہے جو گاؤں میں تقسیم کردی جاتی ہے اور کھچڑی کی یہ تقسیم اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ شادی کی رسموں کا سلسلہ ختم ہوگیا اور دلھن گھر کے کاروبار میں مصروف ہوگئی ہے۔

جوڑے

منگنی سے لے کر رخصتی تک شادی کی جتنی رسمیں ہوتی ہیں ان کی ایک نمایاں خصوصیت جوڑوں کی تقسیم ہے۔ جوڑے دینے کا رواج صرف شادی تک ہی محدود نہیں بلکہ بچّے کی پیدائش سے لے کر موت تک ہر تقریب، تہوار اور اہم موقعے پر جوڑے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ شادی کے موقعے پر قریبی رشتہ دار جوڑے لاتے ہیں۔ اور اس کے بدلے میں ان کو جوڑے دیے جاتے ہیں۔ منگنی اور شادی میں لڑکی والے دلھن اور دولھا کے علاوہ دولھا کے ماں باپ، بھائی، بہن، بھاوج، بہنوئی اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کو جوڑے دیتے ہیں۔ بعض لوگ کچھ جوڑوں کے ساتھ سونے کے کڑے بھی دیتے ہیں۔ دیہات میں زنانہ جوڑے میں شلوار، قمیص اور دوپٹہ تین چیزیں ہوتی ہیں اور مردانہ جوڑا شلوار اور قمیص پر مشتمل ہوتا ہے۔ شادی کے موقع پر خاص رشتہ داروں کو اچھے جوڑے اور غریب رشتہ داروں کو معمولی جوڑے دیے جاتے ہیں اور وہ اس کو پسند بھی کرتے ہیں کیونکہ وہ زیادہ احسان مند ہونا نہیں چاہتے۔ بڑوں کے علاوہ لڑکوں، اور لڑکیوں کو بھی جوڑے دینے کا رواج ہے۔ پانچ سال سے کم عمر کے بچّوں کو صرف قمیص کا کپڑا دیا جاتا ہے۔ رشتہ داروں کے علاوہ کامیوں کو بھی معمولی جوڑے دیے جاتے ہیں۔ ان جوڑوں کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ لڑکی والوں کو اس مد پر کافی روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور اکثر لوگ مقروض ہو جاتے ہیں۔ شادی کے علاوہ بچّے کی پیدائش، عقیقہ، ختنہ

عید، بقرعید اور دوسرے تہواروں اور تقریبوں پر بھی جوڑے دینے کا رواج ہے۔ یہ رواج صرف دیہاتوں تک محدود نہیں بلکہ شہروں اور تعلیم یافتہ طبقوں میں بھی جوڑے دینے کا طریقہ عام ہے اور دیہاتوں کے مقابلے میں یہ جوڑے زیادہ قیمتی اور نئے فیشن کے مطابق ہوتے ہیں۔

وٹوسٹا

پنجاب کے دیہاتوں میں لڑکی کے بدلنے میں لڑکی دینے یا تبادلے کی شادی کرنے کا عام رواج ہے اور اس کو وٹوسٹا کہتے ہیں۔ پنجاب کے علاوہ بہاولپور اور بعض دوسرے علاقوں میں یہ طریقہ عام ہے کہ جب کسی لڑکے کی شادی کی جاتی ہے تو اس کی بہن یا کسی اور رشتہ دار لڑکی کی شادی دلھن کے بھائی یا اس کے کسی اور رشتہ دار سے کر دی جاتی ہے۔ جس لڑکے کی بہن نہیں ہوتی اور وہ تبادلے میں خاندان کی کوئی اور لڑکی نہیں دے سکتا اس کی شادی ہونا بہت دشوار ہو جاتا ہے اور اس کے لیے یہی صورت رہ جاتی ہے کہ وہ بھاری قیمت دے کر کسی لڑکی سے شادی کرے۔

تبادلے کی شادیوں میں یہ خیال نہیں رکھا جاتا کہ دولھا اور دلھن کی عمر میں بہت زیادہ فرق نہ ہو۔ بعض اوقات جوان یا بالکل کم سن لڑکیاں بڈھے کھوسٹ سے بیاہ دی جاتی ہیں اور بعض دفعہ جوان عورت کی شادی کم سن لڑکے سے کر دی جاتی ہے۔ اور کبھی کبھی تو یہ بھی ہوتا ہے کہ بوڑھے مرد جن کے لڑکیاں زیادہ اور لڑکے کم ہوتے ہیں کسی لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کر دیتے ہیں اور اس کے تبادلے میں داماد کی جوان بہن سے خود شادی کر لیتے ہیں۔

اس رواج کے تحت یہ بھی ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ لڑکی کا شوہر اور سسرال والے اس سے جو سلوک کریں وہی سلوک اس لڑکی سے کیا جائے جس کی شادی بدلے کے طور پر کی گئی ہے۔ عام رواج یہ ہے کہ ایک لڑکا جس لڑکی سے شادی کرتا ہے اس کے

بھائی کے ساتھ اپنی بہن کی شادی کر دیتا ہے۔ اور اب اگر ان میں سے ایک شخص اپنی بیوی سے بُرا سلوک کرتا ہے یا اس کو طلاق دے دیتا ہے تو اس شخص کے برادر نسبتی سے یہ توقع رکھی جاتی اور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنی بیوی سے ایسا ہی بُرا سلوک کرے یا اس کو طلاق دے دے۔ اور اس طرح اپنی بہن سے بدسلوکی کا بدلہ لے۔ بعض لوگ اس بات کو خودداری اور خاندانی عزت کا مسئلہ بنا دیتے ہیں اور اس کی وجہ سے عائلی ز[illegible] میں بڑی دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ورتن بھاجی

دیہاتوں میں نہ صرف نباوسے میں شادیاں کرنے کا رواج ہے بلکہ ان لوگوں کے تمام معاشرتی تعلقات کی اساس بھی بدلہ کرنے کا اصول ہے۔ دیہاتیوں میں رفاقت اور باہمی میل جول رکھنے کا جذبہ زیادہ قوی ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے اور آپس میں تعلقات رکھتے ہیں۔ اس باہمی حسن سلوک کو ورتن بھاجی کہتے ہیں۔ آپس میں اچھا برتاؤ کرنے اور قرابت اور برادری کے تقاضے پورے کرنے کا یہ اصول دیہاتوں میں معاشرتی روابط قائم کرنے اور ان کو مستحکم بنانے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ او[illegible] خوشی یا غمی ہر موقع پر لوگ اس کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

شادی اور دوسری تقریبوں کے موقع پر گھر کی بیٹیوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے وہ ان کا حق سمجھا جاتا ہے اور ان سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ ان کا بدلہ کریں گی۔ لیکن برادری کے جن لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہے اور ان کو تحفے اور روپے دیے جاتے ہیں ان کا بدلہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ شادی کی مختلف رسموں اور دوسری تمام تقریبوں کے موقعے پر برادری والے جو روپے دیتے ہیں ان کو نیوتا کہا جاتا ہے اس کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے اور مناسب وقت پر اس کا بدلہ کیا جاتا ہے۔ یہ نیوتا کرنا اچھے باہمی تعلقات یا ورتن بھاجی کی علامت ہے۔ اور لوگ یہ ظاہر کرنے

کے لیے نیوتا دیتے ہیں کہ ہم میں اچھے تعلقات قائم ہیں۔

ورتن بھانجی صرف تقریبوں میں نیوتا دینے تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کا اظہار اچھے اور بُرے ہر وقت پر ہوتا ہے۔ مسرت اور خوشی کے موقعوں کی طرح مصیبت اور غمی کے موقعوں پر بھی یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ سب لوگ ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شریک ہیں۔ اور حسن سلوک کا بدلہ حسن سلوک سے دیتے ہیں۔

باہمی حسن سلوک کا یہ اصول چند افراد یا خاندانوں یا کسی ایک گاؤں کے لوگوں تک محدود نہیں ہوتا ہے بلکہ تمام برادری اور بہت سے مواضعات کے درمیان یہ تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ اس طرح ورتن بھانجی کا دائرہ بہت وسیع ہو جاتا ہے، اور اس کی وجہ سے جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ زیادہ تر عورتیں پوری کرتی ہیں۔ باہمی حسن سلوک کے اظہار کے سب سے زیادہ مواقع شادی کی تقریب اور اس کی مختلف رسموں میں ملتے ہیں۔ اور ان کی بدولت انفرادی اور خاندانی تعلقات اور برادری سے روابط زیادہ مستحکم ہو جاتے ہیں۔

"اور ایک آدمی وہ (بھی) ہیں (جو علاوہ خدا تعالیٰ کے اوروں کو بھی شریک (خدائی) قرار دیتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے رکھنا ضروری ہے۔ اور جو مؤمن ہیں ان کو (صرف) اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قوی محبت ہے اور کیا خوب ہوتا اگر یہ ظالم (مشرکین) جب (دنیا میں) کسی مصیبت کو دیکھتے تو (اس کے وقوع میں غور کر کے) یہ سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت حق تعالیٰ ہی کو ہے اور یہ (سمجھ لیا کرتے) کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں اور بھی) سخت ہوگا۔"

(سورۃ البقرہ)